السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک حدیث میں آتا ہے ۔

«اتقوا فراسة المومن فانه ینظر بنور الله الحدیث»

''مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے ''

توکیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نورالہی کے ذریعہ سے علم مغیبات نہیں رکھتے ۔ حالانکہ آپ مجمع النورین تھے ۔ ایک نور نبوت اور دوسرا نورالہی ۔ چنانچہ آپ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو خاص بات جوانہوں نے اپنی بیوی ام الفضل سے کہی تھی ۔ بدر کے دن بتلائی ۔ جبکہ انہوں نے فدیہ یوم بدر دینے سے عذر کیا ۔ یہ واقعات بتلاتے ہیں کہ آپ علم مغیبات رکھتے تھے اور آپ عالم الغیب تھے ۔ ؟ ازراہِ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں ۔ جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

فراست کے معنیٰ ہیں کہ کسی کے رنگ ڈھنگ سے کسی بات کا پتہ لگالینا ۔ سو یہ بہت محدود علم ہے ۔ پھر علم غیب کی قسم سے بھی نہیں ۔ چنانچہ نمبر اول کے جواب میں علم غیب کی تعریف سے ظاہر ہے ۔ قرآن مجید میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ارشاد ہے :

وَلَتَعرِفَنَّهُم فِي لَحنِ القَولِ --سورة محمد 30

''یعنی اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) تو منافقوں کی طرز بات میں پہچان لے گا ۔''

دوسری آیت میں ہے ۔

وَإِذا رَأَيتَهُم تُعجِبُكَ أَجسامُهُم وَإِن يَقولوا تَسمَع لِقَولِهِم كَأَنَّهُم خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ --سورة منافقون 4

''اے محمد! جب تو منافقوں کو دیکھتا ہے تو ان کے جثے تجھ کو تعجب میں ڈالتے ہیں ۔ اور اگر بات کرتے ہیں تو ان کی بات کو سنتا ہے ۔ گویا کہ وہ لکڑیاں (دیوار سے) کھڑی کی گئی ہیں ۔''

تیسری آیت میں ہے ۔

وَمِن أَهلِ المَدينَةِ مَرَدوا عَلَى النِّفاقِ لا تَعلَمُهُم نَحنُ نَعلَمُهُم

''یعنی اہل مدینہ سے کئی نفاق پر اڑے ہوئے ہیں ۔ اے محمد! تو ان کو نہیں جانتا ہم جانتے ہیں ۔''

پہلی آیت میں پہچان کا ذکر ہے ۔ دوسری میں ذکر ہے کہ ان کے جثے دیکھ کر ان کو شریف سمجھ کر ان کی بات توجہ سے سنتا ہے حالانکہ وہ نکمے ہیں ۔ جیسے دیوار سے کھڑی ہوئی لکڑیاں بے کار ہیں ۔ تیسری آیت میں صاف ہے کہ کئی منافقوں کا تجھے علم نہیں ۔ حالانکہ وہ مدینہ میں رہتے ہیں ۔ ان سب آیتوں کو ملا کر یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ وحی کے سوا عام حالات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی انسانوں کی طرح ہیں صرف کمی بیشی کا فرق ہے ۔ کسی کی فراست زیادہ تیز ہے ۔ عقلوں اور بینائیوں وغیرہ میں فرق ہے مومن کی فراست نور ایمانی کی وجہ سے نسبتاً زیادہ تیز ہے اللہ کے نور سے نور ایمانی مراد ہے مگر اس کمی بیشی سے کوئی بشریت سے متجاوز نہیں ہوسکتا ۔ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھ لینا چاہیے ۔ اگرچہ آپ کی فراست نسبۃ تیز ہے ۔ مگر بعض دفعہ پتہ نہیں لگتا ۔ چنانچہ اوپر آیات سے واضح ہے ۔

خلاصہ یہ کہ ایک تو یہ علم محدود ہے ۔ ہر شے کا علم نہیں ۔ دوم علم غیب کی قسم سے نہیں بلکہ اسباب عادیہ سے حاصل ہے ۔ سوم اس میں غلطی بھی ہوجاتی ہے ۔ کیونکہ فراست ضروری نہیں کہ صائب ہو ۔ چنانچہ یہ مشاہدہ ہے ۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قسم کے بہتیرے واقعات ہیں ۔ چنانچہ سورة حشر کے شان نزول کا واقعہ اس قسم کا ہے جس میں ذکر ہے ۔ کہ یہود نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دیوار نے نیچے بٹھایا اور اوپر سے پتھر پھینک کر آپ کا کام تمام کرنا چاہا ۔ مگر جبرئیل نے آکر اطلاع کردی ۔ اس موقعہ پر بجز وحی کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فراست اور آپ کے ساتھیوں کی فراست کچھ نہ کرسکی ۔ غرض اس قسم کے بہتیرے واقعات ہیں ۔ پس اس کو علم غیب سے کوئی تعلق نہیں ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الایمان، مذاہب، ج1ص222

محدث فتویٰ